طلب امر یہ ہے کہ کیا وکیل کے حق میں ایام نحر کا تحقق و آنا کافی ہے اور وہ پاکستان میں عید الاضحیٰ کے دن اپنے بھائی کی قربانی کرسکتا ہے جب کہ امریکہ تقریباً ۱۰ گھنٹہ پیچھے ہے۔ جہاں ۱۰ گھنٹے کے بعد عید الاضحیٰ ہوگی یا مؤکل کی قربانی درست ہونے کے لئے ان کے ہاں عید الاضحیٰ ہونے کا انتظار ضروری ہے۔ وضاحت فقہاء کرام کی عبارت کی روشنی میں مطلوب ہے۔

المستفتی قاری عبدالوحید بہبودی

فریق اول کا جواب: یہ وکالت آپ اپنے بھائی کا وجوب اداء کرنے میں کررہے ہیں لیکن نفس وجوب میں اور وجوب اداء فرع ہے نفس وجوب کا اور اس صورت میں آپ کے بھائی پر امریکہ میں نفس وجوب ہی نہیں ہوا۔ لہذا قربانی واجب ہونے سے پہلے پہلے وجوب ادا ہا صحیح نہیں اس لئے آپ کا بھائی کی طرف سے قربانی پاکستان میں عید الاضحیٰ اول ایام نحر (۱۰ گھنٹہ تقریباً پہلے) درست نہیں۔ آپ دوسرے روز ان کی قربانی کریں۔ وباللہ التوفیق.

واما الوجوب فايام النحر فلاتجب قبل دخول الوقت الخ (بدائع ج۴ص ۱۹۸ بيروتية)وفى الشامية :والدليل على سببية الوقت (فى باب التضحية)امتناع التقديم عليه كامتناع تقديم الصلوة(ج۵ص ۱۹۸ مطبوع البيروت)قلت وقياس مانحن فيه على مسئلة المصرى والقروى فى باب الاضحية لايصح اذا الوقت الذى هو سبب الوجوب متحد واحد وانما يشرط الشرع شرطها زائد الصحة اضحية المصرى وهوتقديم صلواة العيد عليهاواما مانحن فيه فالوقت وسبب الوجوب لم يستحق فى المؤكل اصلا فكيف يصح اضحية قبل وجوبها عليه ولله در الشامىؒ اذقال تحت قول صاحب الدر اول وقتها بعد الصلوٰة ان ذبح فى المصر وفيه تسامح اذالتضحية لايختلف وقتها بالمصر وغيره بل شرطها فأول وقتها فى حق المصرى والقروى طلوع الفجر الخ (الشامية ج۵ص ۲۰۱)قلت والله اعلم ووقت المصر والقرىٰ اذا ذكرتامعا فى عبارات الفقهاء اتحد عادة اذ لايخفىٰ ان المراد القرى المجاوزة لذالك المصر والله اعلم .كتبه وحققه بعون المولىٰ محمد اعجاز مسلم غفرله .

فریق ثانی:

پاکستان میں آپ کے بھائی کی قربانی اول ایام النحر میں درست ہے اس لئے فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ قربانی میں مکان قربانی کے جانور کا اعتبار ہے نہ کہ من وجبت علیہ ملاحظہ ہو۔

وانمايعتبر فى هذا مكان الشاة لامكان من عليه هكذاذكر محمدؒ فى النوادر وقال انما انظر الىٰ محل الذبح ولا انظر الىٰ موضع المذبوح عنه الخ (بدائع ج۴ص ۲۱۳)وفيه وانما كان كذلك لان الذبح هوالقربة فيعتبر مكان فعلها لامكان المفعول عنه الىٰ قولهؒ ولابى يوسفؒ ومحمدؒ ان القربة فى الذبح

والقربات المؤقته يعتبر وقتها فى حق فاعلها لافي حق المفعول عنه الخ (بدائع ۲۱۳ ج ۴)
كتبه بأمر الشيخين محمد آصف والمفتى عبدالقادر حفظهما الله

وجوب اضحیہ میں مکان مضحیٰ کا اعتبار نہ کہ مضحی عنہ کا

صورت مسئولہ میں فریق ثانی کا موقف فقہی اعتبار سے راجح اور زیادہ موزون ہے۔لہذا پاکستان میں آپ کے بھائی کی قربانی اول النحر میں درست ہے۔اس لئے کہ فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ قربانی میں قربانی کا جانور جس جگہ ہو اس جگہ کا اعتبار ہوتا ہے قربانی کرنے والے کی جگہ کا اعتبار نہیں ہوتا چنانچہ اگر قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور وہ اپنا قربانی کا جانور ایسے گاؤں بھیج دے جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی اور وہاں صبح صادق کے بعد اس کی قربانی کا جانور ذبح کر دیا جائے تو اس شہر والے کی قربانی صحیح ہو جائے گی ہدایہ آخرین میں ہے
:والمعتبر فى ذالک مكان الاضحية حتىٰ لو كانت فى السواد والمضحى فى المصر يجوز كما انشق الفجر ولو كان على العكس لايجوز الابعد الصلوٰة وحيلة المصرى اذا اراد التعجيل ان يبعث الىٰ خارج المصر فيضحى بها كما طلع الفجر الخ (هدايه آخيرين ص ۴۳۰)در مختار میں ہے والمعتبر مكان الاضحية لامكان من عليه مخيلة مصرى اراد التعجيل ان يخرجها لخارج المصر فيضحى بها اذا طلع الفجر (مجتبى در مختار)قوله :والمعتبر مكان الاضحية الخ فلو كانت الاضحية فى السواد والمضحى فى المصر جازت قبل الصلوٰة وفى العكس لم تجز قهستانى .وفى الشامية قوله والمعتبر مكان الاضحية الخ فلو كانت السواد والمضحى فى المصر جازت قبل الصلوٰة وفى العكس لم تجز قهستانى (در مختار وشامى ج ۹ ص ۴۶۱ مكتبه امداديه)

ومثله فى فتاوىٰ قاضى خان قوله ويعتبر فى الاضحية مكان المذبوح لامكان المالک وفى صدقة الفطر يعتبر مكان المولىٰ لامكان العبيد فى قول محمدؒ وابى يوسفؒ الاول فرجع ابويوسفؒ فقال يعتبر مكان العبيد ولو كان هو فى مصر وقت الاضحية واهله فى مصر آخر فاكب الىٰ اهله وامرهم بالتضحية فى ظاهر الرواية يعتبر مكان الاضحية (قاضى خان ج ۴ ص ۳۲۹)

نوٹ : قاضی خان کے گذشتہ عبارت سے معلوم ہوا کہ اضحیہ میں اعتبار مکان اضحیہ کو ہے نہ کہ مالک مال کا۔صاحب بحر رائق علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں۔قوله والمعتبر فى ذالک مكان الاضحية حتىٰ لو كانت فى السواد والمضحى فى المصر يجوز كما انشق الفجر وفى العكس لايجوز الا بعد العدة وحيلة المصرى اذا اراد التعجيل ان يبعث بها الىٰ خارج المصر فى موضع يجوز للمسافر ان يقصر فيضحى فيه كما طلع الفجر لان وقتها من طلوع الفجر وانما اخرت فى حق المصر لما ذكرنا ولانها تشبه الزكاة فيعتبر فى الاداء مكان المحل وهو المال لامكان الفاعل

بخلاف صدقة الفطر حيث يعتبر فيها مكان الفاعل لانها تتعلق بالذمة والمال ليس بمحل لها (البحر الرائق ج۸ص ۱۷۵)

وكذا فی الفتاوٰی الهندية قوله ولو ان رجلا من اهل السواد دخل المصر لصلواة الاضحیٰ وأمر اهله ان يضحوا عنه جاز ان يذبحوا عنه بعد طلوع الفجر وقال محمدؒ انظر فی هذا الیٰ موضع الذبح دون المذبوح عنه كذا فی الظهيرية وعن الحسن بن زياد بخلاف هذا والقول الاول اصح وبه نأخذ كذا فی الحاوی للفتاوٰی الهندية الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ج۵ص ۲۹۶)

درجہ بالا عبارت عربی میں امام محمدؒ کا قول جو بمقابلہ قول حسن بن زیاد میں ہے اس حوالے سے صریح ترجیح ہے کہ ذبح حیوان اضحیہ میں اعتبار مکان الذبح کو ہے نہ مکان مذبوح عنہ کو اس میں مصنف صاحب ہندیہ کا یہ عبارت کہ'' والقول اصح وبه نأخذ ''صریح ترجیح ہے۔ اس صریح ترجیح کی رو سے کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔

والله هو الموفق للصواب.

کتبہ نعمت اللہ حقانی ۱۴۲۶/۱۱/۱۴

چھٹا بنوں فقھی اجتماع

اھم عنوانات برائے اھل علم وتحقیق

☆ عصر حاضر میں طب جدید کی بعض نئی تحقیقات اور ان کا فقہی جائزہ

☆ اسلامی نقطہ نظر سے اطباء کے لئے ضابطہ اخلاق کی تدوین

☆ جدید طب کی نظر میں متعدی امراض اور اس کا شرعی جائزہ

☆ علاج و معالجہ میں ڈاکٹر پر موجب ضمان مسائل

☆ غیر ماکول اللحم جانوروں کے اعضاء انسانی جسم میں لگانے پر فقہی تحقیق

☆ سروگیٹ مادر (متبادل ماں) کا حکم

☆ ایڈز اور دیگر متعدد مہلک امراض کی وجہ سے فسخ نکاح

☆ اسقاط جنین اور متعلقہ فقہی مسائل

☆ گردہ اور دیگر اعضاء کے انتقال اور پیوندکاری

☆ انسانی کلوننگ کا شرعی جائزہ

☆ خلقت جنین کے بارے میں جدید سائنسی تحقیق اور قران کریم

☆ نسانی اعضاء پر طبی مشق کرنے کی شرعی حیثیت